SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 22 Wednesday 22th January 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۲، مورخہ ۲۲ جنوری ۲۰۲۵ء، بروز بدھ، ۲۱ رجب المرجب ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

بیڑ والمیک کراڈ معاملے کا CCTV فوٹیج سامنے آتے ہی سوریش دھس کا سخت ردعمل

"میرے الزامات کے ثبوت SIT نے پیش کیے"

ممبئی: (نامہ نگار) "میں نے جو الزامات لگائے تھے، ان کے ثبوت SIT نے پیش کیے ہیں۔ میرے الزامات فضول نہیں تھے۔ رنگداری اور قتل کے اس معاملے میں 'آقا' کا تعلق واضح ہے۔ اوادا کمپنی کے افسران کو پاتھرڈی تک لے جایا گیا اور وہاں سے مارتے ہوئے واپس لایا گیا۔ 101% آقا والمیک کراد، سدرشن گھولے، وشنو چاٹے اور آندھلے ہیں۔ یہ بات ویڈیو فوٹیج سے ثابت ہوتی ہے۔ اس معاملے میں PI پاٹل کو شریک ملزم بنایا جانا چاہیے۔ جن پولیس افسران نے اراکین پارلیمنٹ کے خلاف بیان دیے تھے، انہیں پونے کے بجائے گڑھ چرولی یا چندرپور بھیجا جانا چاہیے۔" یہ مطالبہ بی جے پی کے رکن اسمبلی سوریش دھس نے کیا۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سوریش دھس نے کہا کہ معطل PI پاٹل کو شریک ملزم بنایا جانا چاہیے۔ "جو کہتے تھے 'میں نہیں ہوں'، CCTV فوٹیج میں صاف نظر آ رہا ہے کہ 'میں ہی ہوں'۔ میرے الزامات کو اس سے تصدیق ملی ہے۔ ابھی بھی کئی دیگر ملزمان ہیں۔ ان ملزمان کے نام SIT کو دیے جائیں گے۔" ---ریاستی حکومت کے وزیر کی بھی تحقیقات ہونی چاہیے: والمیک کراد کا CCTV سامنے آنے کے بعد منوج جرنگے کا حملہ، دیشمکھ خاندان کو لے کر تشویش کا اظہار والمیک کراد اور دیگر ملزمان کا نیا CCTV فوٹیج سامنے آیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ فوٹیج اسی دن کا ہے جب اوادا کمپنی سے رنگداری مانگی گئی تھی۔ اس پر ریاست بھر سے ردعمل سامنے آ رہے ہیں۔ اس CCTV فوٹیج کو لے کر مراٹھا تحریک کے رہنما منوج جرنگے نے سخت ردعمل دیا ہے۔ منوج جرنگے نے بغیر نام لیے دھننجے منڈے پر الزامات لگائے ہیں۔ "رنگداری اور قتل کے ملزمان ایک ہی ہیں۔ آج وہ

ثبوت بھی سامنے آ گیا ہے،" ایسا منوج جرنگے نے کہا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ریاستی حکومت کے اس وزیر کی بھی پولیس تحقیقات کرے۔ والمیک کراد نے جس دن وشنو چاٹے کے موبائل سے اوادا کمپنی کے افسران سے رنگداری مانگی تھی، اسی دن کا CCTV فوٹیج سامنے آیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ فوٹیج کیج میں وشنو چاٹے کے دفتر کے باہر کا ہے۔ اس ویڈیو میں والمیک کراد، سدرشن گھولے، پرتیک گھولے، کرشنا آندھلے، بالاجی تاندلے اور معطل پولیس سب انسپکٹر راجیش پاٹل نظر آ رہے ہیں۔ قتل اور رنگداری کے ملزمان ایک ساتھ دیکھے گئے ہیں۔ یہ پولیس کے لیے بڑا ثبوت ہے۔ منوج جرنگے نے کیا کہا؟ "CCTV میں تمام ملزمان کو دیکھ کر واقعی جھٹکا لگتا ہے اور غصہ آتا ہے۔ ریاست نے پہلے بھی ایسی غنڈہ گردی اور رنگداری وصولی کی گینگ دیکھی تھیں۔ دھننجے منڈے کی گینگ نے یہ صورتحال اور بھی خراب کر دی ہے۔ آج کا ویڈیو بہت چونکا دینے والا ہے۔ ایک ہی جگہ بیٹھ کر رنگداری مانگنے اور قتل کی سازش رچنے کا کام ہو رہا ہے۔ ایک وزیر منظم جرائم کو حمایت دیتا ہے۔ رنگداری مانگنے والے اور قتل کے ملزمان ایک ہی ہیں،" ایسا جرنگے نے کہا۔ قتل کی سازش رچنے والوں کو مرکزی ملزم بناؤ "CCTV میں دکھے کسی بھی ملزم کو چھوڑا نہیں جانا چاہیے،" جرنگے نے یہ مطالبہ کیا۔ "اگر رنگداری اور قتل کا ایک بھی ملزم بچ گیا، تو دیشمکھ خاندان پر خطرہ آ سکتا ہے۔ وہ دیشمکھ خاندان کا بھی قتل کر سکتے ہیں،" ایسا جرنگے نے کہا۔ "اس CCTV سے یہ ثابت ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کو خصوصی توجہ دے کر ان ملزمان کو بچنے نہیں دینا چاہیے،" ایسا بھی انہوں نے کہا۔ حکومت کے وزیر کی بھی تحقیقات ہونی چاہیے "قتل سے پہلے کے فوٹیج بھی ملے ہیں۔ قتل کے بعد بھی وہ شخص کیج میں یا آس پاس کہیں بیٹھا تھا۔ ان کا فوٹیج بھی تحقیقاتی ایجنسیوں کو نکالنا چاہیے۔ قتل اور رنگداری کے ملزمان کی حمایت کرنے والا مرکزی ماسٹر مائنڈ ہے۔ اسے مرکزی ملزم بنایا جانا چاہیے۔ ملزمان کو گاڑیاں کس نے دیں، رہنے کے لیے گھروں کا انتظام کس نے کیا اور ملزمان کس کے رابطے میں تھے، یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔ ریاستی حکومت کے اس وزیر کی بھی پولیس تحقیقات ہونی چاہیے،" ایسا مطالبہ منوج جرنگے نے کیا۔

اب صحافیوں کو ملیں گے 20 ہزار روپے 'وائس آف میڈیا' کی کوششوں کو کامیابی

ممبئی (نمائندہ): ریٹائرمنٹ کے بعد صحافیوں کو ملنے والے اعزازیہ کو 11 ہزار روپے سے بڑھا کر 20 ہزار روپے کرنے کا اعلان حکومت نے پہلے کیا تھا، لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا تھا۔ 'وائس آف میڈیا' نے اس مطالبے کے لیے مسلسل کوشش کی، جس کے نتیجے میں آج نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پوار نے اس فائل کو منظوری دے دی ہے۔ آئندہ اپریل سے صحافیوں کو 20 ہزار روپے اعزازیہ دیا جائے گا۔ اس سے پہلے حکومت نے ریٹائرڈ صحافیوں کے اعزازیہ میں اضافے کا اعلان کیا تھا، لیکن اس پر عمل درآمد کے لیے بجٹ مختص نہیں کیا جا رہا تھا۔ 'وائس آف میڈیا' کے مطالبے کے بعد اس وقت کے وزیر شمبھو راجے دیشائی نے دستاویزات تیار کر کے انہیں مالیات اور منصوبہ بندی کے محکمہ کو بھیجا تھا۔ لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ آج نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ اجیت دادا پوار نے صحافیوں کے اعزازیہ کے لیے 50 کروڑ روپے مختص کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اب آئندہ مہینے سے 200 اہل صحافیوں کو اس بڑھائے گئے اعزازیہ کا فائدہ ملے گا۔ اکثر حکومت وعدے کرتی ہے لیکن ان پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ تاہم، اس بار اجیت دادا نے اپنا وعدہ نبھایا ہے۔ اس پر 'وائس آف میڈیا' نے نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پوار اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کا شکریہ ادا کیا ہے۔ 'وائس آف میڈیا' کے ریاستی صدر انیل مہسکے، جنرل سیکریٹری دگمبر مہالے، چیف ایگزیکٹو یوگندر دورکر، منگیش کھاٹیک، وجے چورڈیا، نائب صدر اجیت دادا کنکولول اور علاقائی صدور مغربی مہاراشٹر کے سچن موہتے، مراٹھواڑہ کے ستیش رینجے پاٹل، ودربھ کے کشور کارنجیکر، شمالی مہاراشٹر کے ملند ٹوکے، اور کوکن کے ارون ٹھومبرے نے حکومت اور 'وائس آف میڈیا' کے تمام عہدیداروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی ہے۔ اس موقع پر 'وائس آف میڈیا' کے جنرل سیکریٹری دگمبر مہالے نے کہا کہ صحافیوں کے لیے یہ جدوجہد اسی طرح جاری رہے گی۔ 'وائس آف میڈیا' کی اس کامیابی کی ہر طرف تعریف ہو رہی ہے۔

وائس آف میڈیا اردو مہاراشٹر

Voice of media urdu Maharashtra

وائس آف میڈیا اردو مہاراشٹر کے تحت ریاست کے ہر ضلع میں تنظیم کو دوبارہ مضبوط کیا جانا ہے۔ اس مقصد کے تحت، مہاراشٹر کے ہر ضلع اور تعلقہ میں اردو زبان جاننے والے صحافی اور کالم لکھنے والے افراد سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنا مختصر تعارف، فون نمبر اور آدھار کارڈ کی فوٹو کاپی درج ذیل ای میل آئی ڈی پر میل کریں یا دیے گئے نمبروں پر واٹس ایپ کریں: ای میل آئی ڈی: tameerurdu@gmail.comhinditameer@gmail.com

موبائل نمبر: 92705744448999387277

منجانب: قاضی مخدوم، رکن، مہاراشٹر وائس آف میڈیا

یرغمالوں کی رہائی کے بعد پھر جنگ ہوگی: اسرائیل

تل ابیب: اسرائیل اور حماس کے درمیان طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کے حوالے سے اسرائیلی حکومت میں اندرونی کشمکش کی خبریں ہیں۔ جہاں بنجمن نیتن یاہو کی مخلوط حکومت کو یہ دھمکی اسرائیل کے دائیں بازو کے وزیر خزانہ بیزلیل اسموٹریچ نے دی ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ اگر بنجمن نیتن یاہو نے چھ ہفتوں میں جنگ بندی کے پہلے مرحلے کے خاتمے کے بعد غزہ میں جنگ دوبارہ شروع نہیں کی، تو وہ حکومت گرا دیں گے اس سے قبل بھی کئی رہنماؤں کی جانب سے دھمکیاں دی جا چکی ہیں کہ اگر جنگ بندی معاہدے کے بعد دوبارہ جنگ شروع نہ ہوئی تو وہ نیتن یاہو کی حکومت کو گرا دیں گے۔ ایک مذہبی اور انتہائی قوم پرست جماعت کے رہنما سموٹریچ نے جنگ بندی معاہدے کے خلاف ووٹ دیا لیکن وہ اب بھی حکومت میں موجود ہیں۔ اگر وہ حکومت چھوڑ دیتے ہیں تو نیتن یاہو کی اکثریت ختم ہو جائے گی اور اس سے حکومت گر سکتی ہے جس سے قبل از وقت انتخابات ہو سکتے ہیں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے سموٹریچ نے کہا کہ اگر خدانخواستہ جنگ دوبارہ شروع نہ ہوئی تو میں حکومت گرا دوں گا۔ سموٹریچ نے یہ بھی کہا کہ انہیں یقین دہانی ملی ہے کہ اسرائیل جنگ بندی کے پہلے مرحلے کے بعد دوبارہ لڑائی شروع کر دے گا، جس میں غزہ میں یرغمال بنائے گئے 33 افراد وطن واپس پہنچ جائیں گے اور سینکڑوں فلسطینی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ دوسرے مرحلے میں جنگ کے خاتمے اور بقیہ یرغمالیوں کو واپس لانے پر بھی بات کی جائے گی۔ سموٹریچ نے یہ بھی کہا کہ انہیں وزیر اعظم، وزیر دفاع اور دیگر حکام کی طرف سے واضح یقین دہانیاں ملی ہیں کہ جنگ اس وقت تک نہیں روکی جائے گی جب تک اس کے تمام اہداف حاصل نہیں ہو جاتے۔ دریں اثناء اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر Itamar Ben-Gvir اس جنگ بندی معاہدے کے خلاف احتجاجاً استعفیٰ دے چکے ہیں۔ دوسری جانب پیر کے روز بہت سے فلسطینیوں نے کہا کہ وہ جنگ کی وجہ سے اپنے گھروں سے بے گھر ہونے کے بعد غزہ کے جنوبی شہر رفح میں واپس آنے سے ہچکچا رہے ہیں۔

وقف ترمیمی بل پر جگدمبکا پال کا بیان، 'غریبوں کے فائدے کے لیے تاریخی قانون بنائیں گے'

ایودھیا میں موجود جے پی سی کے چیئرمین جگدمبکا پال نے وقف ترمیمی قانون کو غریبوں کے لیے فائدہ مند اور تاریخی قرار دیا۔ انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے انہیں ایک بڑی ذمہ داری دی ہے اور ان کی کوشش ہے کہ ایسا قانون بنایا جائے جس سے غریب عوام کو وقف کا حقیقی فائدہ ملے۔ انہوں نے بتایا کہ لکھنؤ میں ہونے والی میٹنگ اس قانون پر مشاورت کے سلسلے کی آخری ملاقات تھی۔ اس سے قبل وہ پورے ملک کا دورہ کر چکے ہیں، جن میں مہاراشٹر، گجرات، تلنگانہ، چنئی، کرناٹک، آسام، اوڈیشہ، بہار، اور اتر پردیش شامل ہیں۔ پال نے کہا کہ رپورٹ مکمل ہو چکی ہے اور مختلف ریاستوں کے وقف بورڈ کے اراکین سے تجاویز طلب کی گئی ہیں۔ اب 24 اور 25 تاریخ کو ہونے والی ملاقات کے بعد یہ رپورٹ پیش کی جائے گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام ارکان باہمی اتفاق سے ایک بہتر قانون اور مناسب ترامیم پر راضی ہوں گے۔ پال نے ایودھیا کے دورے پر کہا کہ وہ گزشتہ پچاس سال سے یہاں آتے رہے ہیں، اور یہاں انہیں روحانی توانائی ملتی ہے۔ انہوں نے سب کے لیے دعا کی کہ ان کی زندگی خوشحال ہو۔ واضح رہے کہ وقف ترمیمی قانون کے حوالے سے پارلیمنٹ کی جانب سے تشکیل دی گئی۔

حملہ کے 6 دن بعد سیف علی خان کی گھر واپسی، ڈاکٹروں سے پہلا سوال، کیا میں چل پاؤں گا؟

ممبئی: بالی ووڈ اداکار سیف علی خان چھ دن بعد اسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر واپس پہنچ گئے۔ 15 جنوری کی رات ان کے گھر پر جان لیوا حملہ ہوا تھا، جس میں وہ شدید زخمی ہو گئے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اگر چاقو دو ملی میٹر اور آگے لگا ہوتا تو ان کی جان خطرے میں پڑ سکتی تھی یا وہ فالج کا شکار ہو سکتے تھے۔ تاہم، شدید زخموں کے باوجود وہ خود چل کر اسپتال پہنچے تھے۔ اسپتال پہنچنے کے بعد ان کی چھ گھنٹے طویل سرجری ہوئی۔ ہوش میں آنے کے بعد سیف نے ڈاکٹروں سے پہلا سوال یہ کیا کہ کیا وہ اپنے قدموں پر چل سکیں گے اور جم جا سکیں گے۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ وہ کب سے دوبارہ شوٹنگ شروع کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں ایک ماہ تک مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے اور جم کرنے یا وزن اٹھانے سے منع کیا ہے۔ جب وہ اسپتال سے ڈسچارج ہوئے تو سفید شرٹ اور نیلی جینز میں نظر آئے۔ ان کے بائیں ہاتھ پر بینڈیج بندھا ہوا تھا۔ راستے میں انہوں نے مداحوں کے سلام کا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ حملے کے بعد کہا جا رہا تھا کہ وہ اس گھر میں واپس نہیں جائیں گے جہاں حملہ ہوا، لیکن وہ سیدھے اسی اپارٹمنٹ میں گئے۔ پولیس جلد ہی ان کا اور ان کی اہلیہ کرینہ کپور کا بیان دوبارہ ریکارڈ کرے گی۔ حملہ آور شریف الاسلام نے ان پر چاقو سے چھ بار حملہ کیا تھا، جس میں چاقو کا ایک حصہ ان کی ریڑھ کی ہڈی کے قریب گھس گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے طویل سرجری کے بعد یہ حصہ نکالا۔ سیف خون سے لت پت تھے، لیکن کسی سہارے کے بغیر خود اسپتال پہنچے تھے۔

مستحقین کو مفت ریت فراہم کی جائے کئی گھروں کی تعمیر رکی ہوئی ہے' زبیر مومن کا مطالبہ

پاتڑ ڈ (خطیب اعجاز): ماجلگاؤں تعلقہ میں ریت کی کانوں کی نیلامی نہ ہونے کی وجہ سے گھریلو مستحقین کو اپنے تعمیراتی کام کے لیے ریت حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اسمگل شدہ ریت سے تعمیراتی کام کرنا مہنگا ثابت ہو رہا ہے۔ اسی مسئلے کو لے کر این سی پی کے نوجوان رہنما زبیر مومن نے تحصیلدار ماجلگاؤں کے ذریعے ضلع کلکٹر کو ایک بیان دے کر مطالبہ کیا ہے کہ گرام پنچایت کی سطح پر اور مختلف اسکیموں کے تحت منظور شدہ گھروں کے مستحقین کو مفت ریت فراہم کی جائے۔ پچھلے دو سالوں سے ریت کی کانوں کی نیلامی نہیں ہوئی ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومت کے تعاون سے چلنے والی رہائشی اسکیموں کے تحت کئی گھروں کو منظوری ملی ہے۔ اسی طرح، گرام پنچایت کی سطح پر مختلف تعمیراتی کاموں کی منظوری دی گئی تھی، لیکن ریت کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہ کام ادھورے پڑے ہوئے ہیں۔ زبیر مومن نے مطالبہ کیا ہے کہ مستحقین کو ان کے گھروں اور منظوری شدہ تعمیراتی کاموں کو مکمل کرنے کے لیے مفت ریت فراہم کی جائے۔ بیان دینے کے وقت موجود افراد: بیان دیتے وقت سمیع الدین انصاری، معیز مومن، معین ٹیلر، شیخ فیروز، صحافی خطیب اعجاز اور انعامدار مقیم بھی موجود تھے۔---ریت کی کانوں کی فوری نیلامی کی جائے پاتڑ ڈ علاقے میں حکومت کی طرف سے کئی ترقیاتی منصوبوں کی منظوری دی گئی ہے۔ ان کاموں کو مکمل کرنے کے لیے ریت کی اشد ضرورت ہے۔ تاہم، ماجلگاؤں علاقے میں اب تک ایک بھی ریت کی کان کی نیلامی نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹیں آ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ، ذاتی تعمیراتی کاموں کے لیے بھی ریت کی ضرورت ہے۔ ریت کی کانوں کی نیلامی نہ ہونے کی وجہ سے غیر قانونی ریت کی کان کنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ زبیر مومن نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ اس رجحان کو روکنے، آمدنی بڑھانے اور ترقیاتی کاموں کو فروغ دینے کے لیے علاقے کی کانوں کی نیلامی جلد کی جائے۔

اقبال پاشاہ کی چیف سیکرٹری سجاتا سونک سے ملاقات

ممبئی (نامہ نگار) جالنہ کے سابق صدر بلدیہ و نامور سوشل ورکر اقبال پاشاہ نے گزشتہ دنوں ممبئی میں مہاراشٹر حکومت کی چیف سیکرٹری محترمہ سجاتا سونک سے ملاقات کی اور ملت کے مختلف مسائل کے ساتھ ساتھ جالنہ کی صورتحال پر بھی گفتگو کی واضح ہو کہ نود کی دہائی میں جب سجاتا سونک کے پاس بلدیہ کے چیف آفیسر کا چارج تھا تب اقبال پاشاہ صدر بلدیہ تھے اقبال پاشاہ نے سجاتا سونک کو مہاراشٹر کے سب سے اعلیٰ عہدے پر فائز ہونے پر مبارکباد دی اور سونک فیملی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا

سعودی عرب ابراہام معاہدے میں شامل ہو جائے گا: ٹرمپ

امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امید ظاہر کی ہے کہ سعودی عرب بھی ابراہام معاہدے میں شامل ہو جائے گا۔ وائٹ ہاؤس میں بات کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ابراہام معاہدہ اسرائیل اور عرب ممالک کے درمیان تعلقات کے قیام سے متعلق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ سعودی عرب بھی بالآخر ابراہام معاہدے میں شامل ہو جائے گا اور اسرائیل سے تعلقات معمول پر لے آئے گا۔ واضح رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی گزشتہ حکومت میں اسرائیل کے امارات، بحرین، مراکش اور سوڈان کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کیلئے ''ابراہام معاہدہ'' ہوا تھا۔ ادھر ترک صدر رجب طیب اردوان نے کہا ہے کہ امید ہے ٹرمپ کی دوسری مدت صدارت تمام انسانیت کے لیے اچھائی لائے گی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی تقریب حلف برداری کے بعد ایک بیان میں ترک صدر نے کہا کہ ٹرمپ نے روس یوکرین جنگ ختم کرانے کا کہا تھا ہم بھرپور ساتھ دیں گے۔

رکن اسمبلی ثناء ملک کی سادگی: بیڑ میں ایک عام کارکن کی شادی میں شرکت

بیڑ (تعمیر نیوز): آج کے دور میں جب امیری اور غریبی کے درمیان فاصلہ بڑھتا جا رہا ہے، چاہے وہ کسی بھی شعبے میں ہو، خاص طور پر جب بات سیاستدانوں کی ہو تو یہ فرق اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں بہت کم سیاستدان ایسے ہوتے ہیں جو غریب کارکنوں کی خوشیوں اور غموں میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن اس بدلتے ماحول میں بھی ممبئی کی گداور اور مقبول رہنما نواب ملک کی بیٹی ثناء ملک، جو اس بار رکن اسمبلی منتخب ہوئی ہیں، اپنے والد کی طرح رحم دل ثابت ہوئی ہیں۔ بیڑ کے ایک نوجوان سماجی کارکن اور میڈیا سے وابستہ امین شیخ، جو ابھی تک زیادہ مشہور نہیں ہیں اور معاشی طور پر بھی بہت مضبوط نہیں ہیں، گزشتہ کئی سالوں سے ثناء ملک کے رابطے میں ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ حال ہی میں اس نوجوان کی شادی بارشی روڈ پر واقع تاج فنکشن ہال میں نہایت سادگی سے انجام پائی۔ شادی کی تقریب میں ثناء ملک کی موجودگی نے سب کو حیران بھی کیا اور خوش بھی۔ ثناء ملک نے بتایا کہ امین انہیں اپنی بڑی بہن مانتے ہیں اور ان کی ضد تھی کہ وہ شادی میں ضرور شریک ہوں۔ اس کے بعد ثناء ملک نے شردی میں اجیت پوار کے پارٹی اجلاس میں شرکت کے بعد، اپنے خاندان کے افراد نبیل الزماں اور صادق الزماں کے ساتھ بیڑ پہنچ کر شادی کی تقریب میں شرکت کی اور امین اور ان کے خاندان کو مبارکباد پیش کی۔ اس دوران انہوں نے زماں خاندان اور دیگر معزز شخصیات سے بھی ملاقات کی۔ ثناء ملک نے اپنے بیڑ کے دورے پر کہا کہ بیڑ کے لوگوں کی سادگی اور محبت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اس دوران حضرت شاہنشاہ ولی درگاہ پر حاضری دینے کی بھی سعادت حاصل کی، جو ہمیشہ یاد رہے گی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ثناء ملک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بہترین انتظامی صلاحیتوں کی مالک ہیں۔ اپنے والد کے مقدمات کے دوران انہوں نے ممبئی میں اپنے اسمبلی حلقے کے مسائل کو کامیابی سے حل کیا، جس کی وجہ سے حلقے کے عوام نے شدید مخالفت کے باوجود انہیں کامیاب کیا۔

ادبی سنگم

اردو ادب کے ۱۰ ربہترین ناول جنہوں نے بہت متاثر کیا

ابو علیحہ

اردو ادب کی تاریخ کی اگر بات کی جائے تو اس میں پہلا ناول ڈپٹی نذیر احمد کا 'مراۃ العروس' ہے جو 1869ء میں لکھا گیا۔ گو کہ ہمارے ناقدین کی اکثریت اسے ناول کی صنف میں شامل کرنے سے گریز کرتی ہے اور رتن ناتھ سرشار کے ناول 'فسانہ آزاد' کو پہلا ناول قرار دیتی ہے، جس میں سرشار نے لکھنؤ معاشرت کی بھرپور عکاسی دکھائی تھی۔ پھر عبدالحلیم شرر کا تاریخی ناولوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ علامہ راشد الخیری بھی اصلاحی ناول لکھتے رہے۔ مرزا ہادی رسوا کے شاہکار 'امراؤ جان ادا' کو اردو ادب کا پہلا مکمل ناول کہا جاتا ہے، جس میں مربوط پلاٹ کے ساتھ ساتھ انسان کی داخلیت اور نفسیاتی پرتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ 'رسوا' کے بعد پریم چند نے 13 ناول لکھے۔ جس میں 'بیوہ'، 'بازارِ حسن' اور 'میدانِ عمل' مشہور ہوئے۔ پھر سجاد ظہیر، قاضی عبدالغفار، کرشن چندر، عزیز احمد، عصمت چغتائی وغیرہ مشہور ناول نگار گزرے ہیں۔

14 جنوری کو عالمی ادب سے بہترین ناولوں کا تعارف پیش کیا تو کمنٹس اور انباکس میں گلہ اور فرمائش کی گئی کہ اردو ادب کے کسی ایک ناول کو بھی درخورِ اعتنا نہ جانا گیا کہ وہ عالمی ادب کی فہرست میں جگہ پاسکتا تو عرض ہے کہ عالمی ادب سے مراد ہی غیر ملکی زبان میں لکھے جانے والے ناولوں کی لی جانی چاہئے تھی۔ احباب کی فرمائش پر اردو ادب کے 10 بہترین ناولوں کی فہرست پیشِ بصارت ہے۔ واضح رہے کہ فہرست مرتب کرتے ہوئے ناقدین کی رائے سے زیادہ احقر نے اپنی پسند کو مدنظر رکھا ہے اسی لئے اس فہرست میں پیش کئے جانے والے ناولوں پر آپ سب کا متفق ہونا قطعی ضروری نہیں ہے۔

فسانہ آزاد

اگر چہ اس میں حقیقی پلاٹ ندارد تھا اور اس کی ضخامت بھی اس کی مقبولیت کی راہ میں حائل رہی مگر یہی ناقدین روسی ادب کے شاہکار وار اینڈ پیس اور در برادرز کراموزوف کے بارے میں یہی رائے نہیں رکھتے حتیٰ کہ دونوں ناولوں کی تکنیک، فسانہ آزاد سے مشابہہ ہے۔ فسانہ آزاد میں لکھنؤ تہذیب کی بھرپور منظر کشی کی گئی ہے۔ فسانہ آزاد کا مزاحیہ کردار خوجی اردو ادب کے چند بہترین مزاحیہ کرداروں میں سے ایک قرار دیا جاسکتا ہے۔

امراؤ جان ادا

مرزا ہادی رسوا کا یہ شاہکار بار بار پڑھے جانے کے لائق ہے۔ لکھنؤ کی ایک طوائف کی آپ بیتی ہے جس میں آپ کو 19ویں صدی کے لکھنؤ کی سماجی اور ثقافتی جھلکیاں بڑے دلکش انداز میں دکھلائی گئی ہیں۔ امراؤ جان ادا 1899ء میں شائع ہوا۔

گئودان

منشی پریم چند کا یہ ناول 1936ء میں شائع ہوا۔ اسے پریم چند کا سب سے بہترین ناول مانا جاتا ہے۔ ناول ہندوستان کے پسے ہوئے کسانوں کی دکھ بھری زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔ پریم چند نے نہایت بے باکی سے دہقانوں سے روا رکھے جانے والے ریاستی مظالم کا نقشہ کھینچا ہے۔ گئودان پہلے دیوناگری رسم الخط میں لکھا گیا تھا پھر اقبال بہادر ورما ساحر نے اسے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا۔

آگ کا دریا

یہ پڑھنے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ کیوں اسے اردو زبان کا سب سے عظیم ناول قرار دیا جاتا ہے۔ معروف ناول نگار، قراۃ العین حیدر کی تخلیق آگ کا دریا جب 1957ء میں منظرِ عام پر آیا تو چند نا ختم ہونے والے تنازعات کا موجب بنا تھا۔ چند ناقدین کی جانب سے ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ آگ کا دریا، ورجینیا وولف کے سوانحی ناول اورلینڈو سے ماخوذ ہے۔

اس ناول میں بیان کی جانے والی داستان 300 سال پر محیط ہے۔ قراۃ العین حیدر کو اس ناول کی وجہ سے ہراساں بھی کیا جاتا رہا۔ آگ کا دریا میں برصغیر کی ڈھائی ہزار برس کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ ناول برِصغیر کے کلاسکی، ازمنہ وسطیٰ، نو آبادیاتی اور جدید دور، چاروں ادوار کا چار کرداروں گوتم، چمپا، کمال اور سائرل کے ذریعے سے احاطہ کرتا ہے۔

اداس نسلیں

عبداللہ حسین کا وہ ناول جس نے انہیں عظیم ناول نگاروں کی صف میں لاکھڑا کیا۔ قراۃ العین حیدر نے اس ناول پر سرقہ کے الزام لگائے تھے اور صفحہ نمبر تک کے حوالے دیے تھے کہ عبداللہ حسین نے ان کے ناول آگ کا دریا سے اسلوب اور پیراگراف چرائے ہیں۔ لیکن ان الزامات کے باوجود اداس نسلیں آزادی کے بعد تحریر کئے جانے والے ناولوں میں سب سے بہترین کہا جاسکتا ہے۔ دہلی اور پنجاب کے درمیان ایک گاؤں، جس میں ہندو، مسلم اور سکھ بستے ہیں کی دیہی زندگی کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔ عبداللہ حسین کے انتقال کے ساتھ ہی یہ ناول ایک مرتبہ پھر مقبولیت کی بلندیوں پر پہنچا اور اس کے 2 ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئے۔

خدا کی بستی

شوکت صدیقی کا یہ ناول اگر اردو ادب کا سب سے زیادہ مقبول اور فروخت ہونے والا ناول کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ خدا کی بستی کے اب تک 55 سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور دنیا کی 20 زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ خدا کی بستی میں 50ء کی دہائی کا کراچی دکھایا گیا ہے جس میں کراچی کے مفلوک الحال لوگوں، اشرافیہ اور سیاستدانوں کی بقا و لالچ کی دوڑ کی منظر کشی کی گئی ہے۔ اس ناول پر پاکستان ٹیلی ویژن نے ڈرامہ بھی بنایا تھا جس نے مقبولیت کے کئی ریکارڈ قائم کئے تھے۔

کئی چاند تھے سرِ آسمان

آگ کا دریا کے بعد اگر کوئی ناول اردو ادب کا سب سے بہترین اول کہلانے کا حقدار ہے تو بلاشبہ وہ شمس الرحمان فاروقی کا 'کئی چاند تھے سرِ آسمان' ہوسکتا ہے۔ شمس الرحمان فاروقی کا یہ شاہکار ناول 18ویں صدی کے راجپوتانے سے شروع ہو کر دہلی کے لال قلعہ میں ختم ہو جاتا ہے۔ برِصغیر کی زوال پذیر ہوتی اسلامی تہذیب، انگریزوں کی سیاسی چپقلش، اس ناول کا موضوع ہیں۔ شمس الرحمان فاروقی نے عمدگی سے وزیر خانم کی زبانی مغلیہ سلطنت کے زوال، غالب کی زبانی اردو فارسی شاعری کی صورت حال، ہندوستانیوں کی بے بسی، انگریزوں کے ظلم و جبر پر روشنی ڈالی ہے۔

کئی چاند تھے سرِ آسماں کا مرکزی کردار وزیر خانم ہے جو مجسم حسن کا پیکر ہے۔ اپنی نفاست طبع، ناز و انداز اور بات کرنے کے طور سلیقوں سے وہ ہر با اختیار مرد پر چھا جانے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ وزیر خانم کو اس ناول میں مشہور شاعر داغ دہلوی کی والدہ بتایا گیا ہے۔ وزیر خانم کے کردار کو اردو ادب میں پیش کئے گئے عورت کے کرداروں میں سب سے لازوال قرار دیا جاسکتا ہے۔ شمس الرحمان فاروقی نے اس ناول میں زبان و بیان اور مکالموں کی برجستگی پر جو کمال برتا ہے اس کی اردو ادب میں اس سے پہلے اور بعد میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اس ناول کو پڑھے بنا کوئی قاری خود کو اردو ادب کا قاری نہ ہی گردانے تو بہتر ہوگا اور اس ناول کی زبان سے لطف کشید نے کے لئے لازم ہے کہ اسے وقفے وقفے سے اور دو بار لازم پڑھا جائے۔

بہاؤ

مستنصر حسین تارڑ ایک سفرنامہ نگار اور ٹیلی ویژن کے میزبان کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں مگر بہاؤ ان کا وہ ناول ہے جسے اردو ناول نگاری میں اپنی اشاعت کے بعد سے آج تک خصوصی مقام حاصل ہے۔ بہاؤ دریائے سندھ کی ہزاروں سال قبل کی قدیم تہذیب و تمدن کو بیان کرتا ہے جو اپنے عروج پر پہنچنے کے بعد فنا ہوگئی۔

دریائے گھاگھرا کے کنارے ایک چھوٹا گاؤں اور اس گاؤں کے چند کرداروں کی زبانی انتہائی سادگی سے ایسی نقاشی بنتی ہے کہ پڑھنے والا فرط حیرت سے گنگ رہ جاتا ہے۔ ایک انٹرویو میں مستنصر حسن تارڑ نے بتایا تھا کہ بہاؤ لکھنے کے لئے انہوں نے 12 برس تحقیق کی تھی۔ بانو قدسیہ نے بہاؤ پڑھنے کے بعد تبصرہ کیا تھا کہ اس ناول کے بعد تارڑ کو مزید کچھ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی ایک ناول انہیں زندہ جاوید رکھنے کے لئے کافی ہے۔

دشت سوس

دشت سوس میرا پسندیدہ ناول ہے۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ میں نے یہ ناول حال میں ہی پڑھا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مجھے اس ناول کی پیش کردہ زبان نے بہت متاثر کیا ہے۔ جمیلہ ہاشمی کا یہ معروف تاریخی ناول 1983ء میں منظرِ عام پر آیا۔ ناول بغداد کے درویش و صوفی حسین بن منصور حلاج کی زندگی کی بابت ہے جس میں ان کی زندگی کے ان عیاں گوشوں کو بے نقاب کیا گیا ہے جو ہمیں مؤرخین کی زبانی پڑھنے میں نہیں آئے۔ ناول میں 10ویں صدی کے عباسی دور میں رونما ہونے والے اہم سیاسی، سماجی و مذہبی واقعات کو بے باکانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

غلام باغ

گزشتہ 3 دہائیوں میں شاید ہی غلام باغ جیسا کوئی اور ناول لکھا گیا ہو۔ اردو ناول نگاری کی تاریخ میں علامتی اور تجریدی ادب پر خال خال ہی لکھا گیا ہے۔ مگر مرزا اطہر بیگ کے غلام باغ کو اردو ادب کا واحد ناول کہا جاسکتا ہے جو ایک وقت میں کئی رجحانات اپنے پلاٹ میں سموئے ہوئے ہے۔

غلام باغ علامتی، حقیقی، تجریدی اور اینٹی ناول ہے۔ ناول کا مرکزی خیال اس کے مرکزی کردار کبیر مہدی کے ایک جملے 'وقت کا کوئی وجود ہی نہیں، یہ محض ایک واہمہ ہے' سے جانا جاسکتا ہے۔ اس ناول کا ہر کردار اپنی ذات میں ایک دانشور ہے اور زندگی کو جانچنے اور پرکھنے کا ہر ایک کا اپنا نظریہ ہے جو دوسروں کے نظریے سے قطعی مختلف ہے۔

اردو ادب میں غلام باغ سے پہلے کا لکھا جانے والا ناول روایت اور یکسانیت سے لبریز ہے۔ مرزا اطہر بیگ نے غلام باغ میں جو کردار اور پھر ان کرداروں کو جن مناظر میں سمویا ہے، وہ اپنی طرز پر اردو ادب میں ایک اچھوتا تجربہ ہے۔ غلام باغ بیانیہ اور مکالموں سے زیادہ کرداروں کی خود کلامی کے ذریعے پلاٹ کو آگے بڑھاتا ہے۔ اردو ادب کے شائقین جب اس ناول کو پڑھنے لگیں تو صفحہ اول سے ہی خود کو ذہنی طور پر تیار کرلیں کہ وہ ایک اچھوتا اور انوکھا ناول پڑھنے جارہے ہیں۔

اردو زبان میں افسانے لکھنے والے افسانہ نگاروں کی نامکمل فہرست

فہرست

انعام الرحمان سحری، وردی کے اندر آدمی (16 افسانے) (1982ء)
سعادت حسن منٹو
غلام عباس
احمد ندیم قاسمی
راجندر سنگھ بیدی
کرشن چندر
خواجہ احمد عباس
ممتاز مفتی، پہلا افسانہ جھکی جھکی آنکھیں ادبی دنیا میں 1936ء میں شائع ہوا۔
انتظار حسین
نیر مسعود
اسد محمد خان
مستنصر حسین تارڑ
انور سجاد، دو پہر کی کہانی
بلراج مینرا
سریندر پرکاش
اوپندر ناتھ اشک
عبداللہ حسین
مرزا ادیب
اشفاق احمد
محمد منشا یاد
محمد حمید شاہد
صدیق عالم
اسلم گورا، خشک سمندر کی تھکان
غلام الثقلین نقوی، بندگلی، شفق کے سائے وغیرہ
محمد عاصم بٹ
مظفر محمد علی، قسطوں میں موت
منصور قیصر، بے چراغ بستی
مسعود مفتی، ریزے (مشرقی پاکستان کے اخری دنوں پر افسانے)
خسرو چاند پوری
عصمت چغتائی
ضیاء فتح آبادی
نیاز فتح پوری
نور الحسنین، سمٹتے دائرے (14 افسانے)
مجنوں گورکھپوری
گلزار
اختر حسین رائے پوری
علی سردار جعفری
غلام الثقلین نقوی
علی اکبر ناطق
رحمن عباس
سید اعظم شاہ
محمد زبیر مظہر پنوار
منشی پریم چند، اردو میں مختصر افسانے کا بانی
آواز سعید
انور جلال شمزا
شوکت تھانوی
شموئل احمد
قمر سبزواری
سید محمد اشرف
سلام بن رزاق
سکندر علی شکن
انیس ناگی
سجاد ظہیر
محمد جمیل اختر
ابن کنول
محمد بشیر رانجھا
ساجد خان کیالوی
جان عالم
محمد ہمایوں پس دیوار
محمد کاشف بٹ
محمد الیاس
☆محمد حفیظ خان، یہ جو عورت ہے، حفیظ خان کی کہانیاں، تن من سیس سریر

خواتین افسانہ نگار

شکیلہ اختر
آمنہ نازلی، ننگے پاؤں
الطاف فاطمہ، جب دیواریں گرتی ہیں (دس افسانے)
بانو قدسیہ، آتش زیر پا
جمیلہ ہاشمی، اپنا اپنا جہنم
حجاب امتیاز علی، وہ بہاریں یہ خزائیں
جیلانی بانو
خدیجہ مستور
رشید جہاں
رضیہ بٹ
رضیہ فصیح احمد، بے سمت مسافر
رخسانہ صولت، تجریدی افسانہ نگار
زاہدہ حنا، قیدی سانس لیتا ہے
سلمہ صدیقی
سائرہ ہاشمی، سنگ زیست
شکیلہ رفیق، خوشبو کے جزیرے
عذرا اصغر، تنہا برگد کا دکھ
فرخندہ لودھی
قرت العین حیدر
فریدہ حفیظ
ممتاز شیریں، انگڑائی
نکہت مرزا
ہاجرہ مسرور، چاند کی دوسری طرف
واجدہ تبسم
عصمت چغتائی
ذکیہ مشہدی
نسترن احسن فتیحی
سلمیٰ جیلانی
عرفانہ تزئین شبنم، جائے پناہ (مجموعہ)، شہرِ تخیل (مجموعہ)
صفیہ ہارون

غزل

خود سے اپنی محبت کو دل لگانا ہوگا
گزرے زمانے کے ناطوں کو مٹانا
جو ہو چکا ہے، اسے دل سے بھلا دینا ہوگا
اب پھر سے اسے دل میں بسانا
نہ جانے ہم کتنے بے قرار ہیں تم پر
کیا خبر تھی کہ پھر محبت کرنی پڑی
تیری خیالیوں سے دل کو ہٹانا ہوگا
کچھ لمحات کو دل میں بسانا ہوگا
عشق کی ابتدا اب تو کرنا ہے عزیز
پورے زندگی بھر عشق کو نبھانا ہوگا
چاندنی راتوں میں تمہیں یاد کرنا ہوگا
خوابِ محبت میں اپنا دل جھکانا ہوگا
تم جو بچھڑ گئے، پھر سے قریب آؤ
دور رہ کر بھی تعلق نبھانا ہوگا

خان عزیر

غزل

ہے جنوں تو جہاں کو بتا دیجئے
"یا تو مٹ جایئے۔ یا مٹا دیجئے"
فتح حق کی ہی ہوگی۔ بالآخر سہی
جو نہیں جانتے۔ یہ بتا دیجئے
ایک روٹی جہاں سے میسر نہ ہو
آگ کھیتوں میں ایسے لگا دیجئے
آپ کا کام دکھتا نہیں ہے جنہیں
انکی آنکھوں سے پردہ ہٹا دیجئے
کام پر پھر سے لگ جائیں گے محنتی
خامشی سے انہیں بس جگا دیجئے
جن کے چبھتے ہی ہو درد کا سامنا
ایسے کانٹوں کو رہ سے ہٹا دیجئے
شادمانی ملے، کامرانی ملے
آپ اختر کو ایسی دعا دیجئے

شمیم اختر

غزل

قُربِ عشق میں بھی دل عجیب لگتا ہے
شہ رگ سے زیادہ وہ قریب لگتا ہے
پیار میں جو اس کے دیوانہ وار ہوں
یار جیسے دل کا طبیب لگتا ہے
جانے جس پل اس کے در سے گزر ہوا
میرے عشق کا بے نصیب لگتا ہے
یارِ عشق میں مجھ سے روٹھ بیٹھا ہے
پھر بھی چاند جیسا حبیب لگتا ہے
میں جس شبِ فرقت میں راستہ بھولا
راہِ ہم سفر کا وہ رقیب لگتا ہے
دوستی وفا دل لگی بھی کی میں نے
پھر کیوں دل سے ہونے حریب لگتا ہے
تیری گفتگو میں وہ بات ہو انصار
صنفِ سخن کا تو ادیب لگتا ہے

انصار احمد انصار (مدرس)

ظلم

ظلم بس ظلم ہے ظلم کو ظلم ہی جانو لوگوں
کرو اجتناب خود اوروں کو بھی روکو لوگوں
حقیقت اسکی اتنی ہے یہ خدا کو ناگوارہ ہے
جس نے بھی کیا اس نے قہرِ خدا کو پکارا ہے
حقیقت حال میں ہی یہ ہمیں ہے نظر آیا
وہ جس نے چھین لیا معصوم سروں سے سایا
جس نے دانے کے لیے انسانوں کو تڑپایا
وہ جس نے لاکھوں جانوں کو بم سے اُڑوایا
وہ جس نے ہنستی کھیلتی بستی کو مسمار کر ڈالا
وہ جس نے ماں کی آغوش کو تہی ہی کر ڈالا
وہ جس نے سمجھا کہ یہ اس کی اپنی طاقت ہے
وہ شاید بھلا بیٹھا کہ خدا ذات منصف ہے
کچھ وقت ہی گزرا کہ یہ سانحہ پیش آیا
دیکھتے ہی دیکھتے ظالم کی پلٹ گئی کایا
جو بے جا ظلم کیا اور کام ظالم کے آیا
صدف پل ہی پل میں راکھ ہو گئی اسکی مایا

الفیہ صدف

شعراء اور اُدَبا کرام کی لطیف اور دلچسپ باتوں، اور واقعات، کتب سے دلچسپ اقتباسات وغیرہ آپ سب احباب کی نظر

مولانا عبدالرحمٰن جامی مشہور فارسی شاعر اور صوفی بزرگ تھے اور عوام الناس کے ساتھ ساتھ صوفی منش لوگ بھی انکی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک مہمل گو شاعر جس کا حلیہ صوفیوں جیسا تھا، انکی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے سفرِ حجاز کی طویل داستان کے ساتھ ساتھ ان کو اپنے دیوان سے مہمل شعر بھی سنانے لگا، اور پھر بولا۔

"میں نے خانۂ کعبہ پہنچ کر برکت کے خیال سے اپنے دیوان کو حجرِ اسود پر ملا تھا۔" یہ سن کر مولانا جامی مسکرائے اور فرمایا۔

"حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ تم اپنے دیوان کو آبِ زم زم میں دھوتے۔"

☆☆☆☆

ایک شخص نے سرسید کو خط لکھا کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں، جن کی لوگ تعریف کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ان کی ساری عمر قوم کی خیر خواہی اور بھلائی میں گزری، جب میری آنکھ کھلی تو مجھے یقین ہوگیا کہ وہ بزرگ آپ ہی ہیں، پس میری مشکل اگر حل ہوگی تو آپ ہی سے ہوگی۔"

سرسید نے اسے جواب لکھا کہ "جس باب میں آپ سفارش چاہتے ہیں اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس کو آپ نے خواب میں دیکھا تھا وہ غالباً شیطان تھا"۔

☆☆☆☆

کنور مہندر سنگھ بیدی جن دنوں دہلی کے مجسٹریٹ تھے، ان کی عدالت میں چوری کے جرم میں گرفتار کئے گئے ایک نوجوان کو پیش کیا گیا۔

کنور صاحب نے نوجوان کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ملزم کو ذاتی طور پر جانتا ہوں، ہتھکڑیاں کھول دو، یہ بیچارہ تو ایک شاعر ہے، شعر چرانے کے علاوہ کوئی اور چوری کرنا اسکے بس کا روگ نہیں۔"

☆☆☆☆

"ایک شخص نے آپ [شاہ عبدالعزیز فرزند شاہ ولی اللہ] سے مسئلہ پوچھا کہ مولوی صاحب، یہ طوائف یعنی کسبی عورتیں مرتی ہیں تو انکے جنازے کی نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو مرد انکے آشنا ہیں، انکی نمازِ جنازہ پڑھتے ہو یا نہیں؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں پڑھتے ہیں۔ حضرت نے کہا تو پھر انکی بھی پڑھ لیا کرو۔"

(بحوالہ رودِ کوثر از شیخ محمد اکرام)

مرزا غالب نے ایک کتاب "قاطع برہان" لکھی، اسکا جواب اکثر مصنفوں نے دیا، ان میں سے بعض کے جواب مرزا نے بھی لکھے اور ان میں زیادہ تر شوخی اور ظرافت سے کام لیا لیکن مولوی امین الدین کی کتاب "قاطع قاطع" کا جواب مرزا نے کچھ نہیں دیا کیونکہ اس میں فحش اور ناشائستہ الفاظ کثرت سے لکھے تھے۔

کسی نے کہا "حضرت آپ نے اس کا کچھ جواب نہیں لکھا"

مرزا نے جواب دیا "اگر کوئی گدھا تمھارے لات مار دے تو کیا تم بھی اس کے لات مارو گے؟"

☆☆☆☆

جوش ملیح آبادی کے صاحبزادے سجّاد کی شادی کی خوشی میں ایک بے تکلف محفل منعقد ہوئی جس میں جوش کے دیگر دوستوں کے ساتھ ساتھ انکے جگری دوست ابن الحسن فکر بھی موجود تھے۔

ایک طوائف نے جب بڑے سُریلے انداز میں جوش صاحب کی ہی ایک غزل گانی شروع کی تو فکر صاحب بولے:

"اب غزل تو یہ گائیں گی، اور جب داد ملے گی تو سلام جوش صاحب کریں گے!

☆☆☆☆

منفرد طرز کا افسانہ نگار، ذاکر فیضی

جمال عباس فہمی

افسانہ جدید صنعتی اور مشینی دور کی پیداوار ہے۔ اردو میں مختصر افسانہ انگریزی ادب کے وسیلے سے متعارف ہوا۔ اردو میں افسانہ نگاری کا باوا آدم کون ہے اس سلسلے میں محققین کے متضاد دعوے ہیں۔ محققین کا ایک طبقہ اردو کا پہلا افسانہ نگار ہونے کا سہرا منشی پریم چند کے سر باندھ چکا ہے تو ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے سجاد حیدر یلدرم کو اردو کا پہلا افسانہ نگار قرار دے دیا ہے۔ پہلے افسانہ نگار کے طور پر کچھ محققین سرسید کا نام بھی لیتے ہیں۔ اس بحث سے قطع نظر کہ اردو کا پہلا افسانہ نگار کون ہے اس امر پر کوئی بحث اور تنازعہ نہیں ہے کہ بھلے ہی اردو افسانہ کی عمر زیادہ نہیں ہے لیکن وہ اردو نثر کی سب سے زیادہ مقبول صنف بن چکی ہے۔ منشی پریم چند، سجاد یلدرم، منٹو، کرشن چندر، عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر اور جوگیندر پال سے لے کر قاضی عبدالستار، سید محمد اشرف نور الحسنین اور اقبال مجید تک اور اس کے بعد جدید دور کے پیغام آفاقی، مشرف عالم ذوقی، پرویز شہریار، اسلم جمشید پوری، احمد صغیر، اختر آزاد، غضنفر، سید محمد اشرف، سلام بن رزاق، خورشید حیات، صغیر رحمانی، شبیر احمد، رضوان الحق، شموئل احمد، خالد جاوید، صدیق عالم، شائستہ فاخری، صادقہ نواب سحر، غزال ضیغم، کنول جعفری اور نورین علی حق تک افسانہ نگاروں کی بہت بڑی تعداد عصری تقاضوں کے تحت افسانے تحریر کر رہی ہے۔ ان ہی میں ایک نام ڈاکٹر ذاکر فیضی کا بھی ہے۔

ذاکر فیضی نے بہت زیادہ تو نہیں لکھا لیکن جو کچھ بھی لکھا ہے اس نے پڑھنے والوں اور ناقدین کو چونکایا ضرور ہے۔ ان کا اسلوب نگارش بھی جدید ہے اور موضوعات بھی آج کے ہیں۔ ذاکر فیضی کے فن اور ان کے طرز تحریر پر بات کرنے سے پہلے ان کے خاندانی پس منظر اور تعلیم و تربیت کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے ہمیں جگر کے شہر مراد آباد کا رخ کرنا پڑے گا۔ پیشے کے اعتبار سے ایک کامیاب تاجر جرار حسین مراد آباد کے باعزت گھرانے کے فرد ہیں۔ 1972 میں ان کے یہاں ایک فرزند کی ولادت ہوئی۔ نام تجویز کیا گیا ذاکر حسین۔ ذاکر حسین کی تعلیمی سرگرمیوں کا مرکز مراد آباد، دہلی اور حیدرآباد رہا۔ حیدرآباد کی MANUU سے بی اے کیا۔ مراد آباد سے ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ معلم اردو کی ڈگری جامعہ اردو علی گڑھ سے حاصل کی۔ ماس کام، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگری دہلی کی جے این یو سے حاصل کی۔ 2012 میں ایم فل اور 2016 میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ایم فل میں مقالے کا موضوع غضنفر کی افسانہ نگاری کا تجزیہ تھا جبکہ پی ایچ

ڈی کے لئے تحقیقی مقالہ پروفیسر انور پاشا کی نگرانی میں عبداللہ حسین کی ناول نگاری کا تہذیبی و سماجی مطالعہ کے موضوع پر تحریر کیا۔ ذاکر فیضی اس وقت ہریانہ کے گروگرام کے تعلیمی ادارے شکشانتر سے وابستہ ہیں۔

ذاکر حسین سے ذاکر فیضی بننے کا سفر بھی جلد ہی شروع ہوگیا تھا۔ ادبی ذوق نو دس برس کی عمر سے ہی ان کے اندر نشو و نما پانے لگا تھا۔ ذاکر فیضی کے اندر ادبی ذوق پیدا کرنے کا سہرا اگر رامپور سے شائع ہونے والے بچوں کے ماہنامے نور کے سر باندھا جائے تو بیجا نہیں ہوگا۔ اس کی کہانیاں اور اس کا کالم ریڈیو نورستان کا مطالعہ کرتے کرتے خود ان کے اندر ادب تخلیق کرنے کی ابتدائی صلاحیت پیدا ہوگئی تھی۔ ذاکر فیضی نے اپنی پہلی کہانی بھی اسی دوران لکھ کر ماہنامہ نور کو ارسال کردی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ کہانی زیورِ اشاعت سے آراستہ ہونے سے محروم رہ گئی تھی۔ آج ذاکر فیضی کو اس کہانی کا صرف عنوان ہی یاد ہے۔ انہوں نے کہانی میں کیا لکھا تھا وہ اب تحت الشعور میں بھی محفوظ نہیں ہے۔ ان کی پہلی کہانی کا عنوان تھا جیسی کرنی ویسی بھرنی اس درمیان ذاکر فیضی کو ہندی کامکس پڑھنے کا چسکا لگ گیا تھا اور کہانیاں لکھنے کا سودا ان کے سر سے اتر گیا تھا۔ لیکن اس سودے نے سولہ سترہ برس کی عمر میں اس وقت پھر سر اٹھایا جب انہیں اپنے پھوپی زاد بھائی سید عرفان علی فہیم سے قربت حاصل ہوئی۔ جو اس وقت افسانے لکھ رہے تھے اور ان کی تحریریں اخبارات اور رسائل میں شائع ہو رہی تھیں۔ اپنے پھوپی زاد بھائی کے توسط سے انہیں کئی اہل قلم افراد کی صحبتیں نصیب ہوئیں جس سے ان کی ادبی تخلیقی صلاحیتوں کو جلا ملی، ذاکر فیضی کو افسانے لکھتے ہوئے تقریباً تین دہائیاں ہوگئی ہیں۔ ان کے افسانے اردو کے معتبر اور موقر رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ پاکستان سے شائع ہونے والے معروف ادبی جریدے چہار سو میں بھی ان کے افسانے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں اردو ادب کے منتخب افسانوں کے مجموعے سرخاب میں ذاکر فیضی کی کہانی ٹوٹے گملے کا پودا کو شمولیت کا اعزاز حاصل ہے، آل انڈیا ریڈیو کے دہلی اور رامپور اسٹیشنوں سے ان کی 20 کہانیاں نشر ہو چکی ہیں۔

سماجی رشتوں کے تانے بانے بنتا ہوا یہ مجموعہ دیگر فکشن نگاروں کے دل میں بھی جگہ بنا چکا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر فیضی کے افسانے، نیا حمام، ٹوٹے گملے کا پودا، فنکار، ٹی او ڈی، وائرس، اسٹوری میں دم نہیں، مردوں کی الف لیلیٰ، کوڑا گھر، ورثے میں ملی بارود، ہٹ بے، اخبار کی اولاد، بدری، لرزتی کھڑکی، کلائمکس اور دعوت نان ویج، غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ افسانے سماج کا کرب لئے ہوئے ہیں۔ ان افسانوں میں بے روزگاری، تشدد، بھوکمری، جنس، کرپشن وغیرہ موضوعات کو عمدگی سے پرویا گیا ہے۔

ذاکر فیضی سماج میں بکھرے ہوئے مسائل میں لکھنے کے لئے کس کا انتخاب کرتے ہیں اور اپنے پلاٹ کے ارد گرد الفاظ کا کیسا تانا بانا بنتے ہیں اس کی بانگی ان کے افسانچے جھٹکے کا گوشت پڑھ کر مل جائے گی۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بنگلہ دیشیوں کی دراندازی پر ممتا بنرجی کا مرکز پر حملہ

بین الاقوامی سرحد کی حفاظت بی ایس ایف کی ذمہ داری ہے

کولکاتہ: مغربی بنگال میں بنگلہ دیشیوں کی دراندازی پر ایک بار پھر سیاست گرم ہوگئی ہے۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے منگل کو ایک بار پھر مرکزی حکومت پر حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سرحد کی حفاظت کرنا بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مالدہ ضلع کے لوگوں پر زور دیا کہ اگر کوئی مسئلہ ہو تو سرحدی علاقوں میں جانے سے گریز کریں۔ وزیر اعلیٰ ممتا کا یہ تبصرہ 18 جنوری کو مالدہ ضلع میں بی ایس ایف پوسٹ کے قریب ہندوستان-بنگلہ دیش سرحد پر کشیدگی بڑھنے کے بعد آیا ہے۔ جہاں دونوں ممالک کے کسانوں کے درمیان نوک جھونک تصادم میں بدل گیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ بنگال کے مالدہ ضلع کی سرحد بنگلہ دیش کے ساتھ ملتی ہے۔ ممتا بنرجی نے مالدہ ضلع میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقامی لوگوں پر زور دیا کہ اگر کوئی مسئلہ ہو تو سرحدی علاقوں کا دورہ نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ سرحد کی حفاظت کرنا بی ایس ایف کا فرض ہے۔ میں لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر انہیں کوئی مسئلہ نظر آئے تو وہ سرحدی علاقوں میں نہ جائیں۔ بنرجی نے ضلع انتظامیہ اور مقامی لوگوں پر بھی زور دیا کہ وہ ان لوگوں پر نظر رکھیں جو ہندوستان میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں یا ہوٹل کے کمروں میں غلط ارادوں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ بنگلہ دیش کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہوں گے۔

بھیونڈی سے گجرات جانے والی بلیٹ ٹرین میں سابق مرکزی وزیر مملکت کپل پاٹل گروپ پر ہزاروں کروڑ روپیوں کی بدعنوانی کا الزام

بھیونڈی کو منشیات کا ہب بننے نہیں دیا جائے گا۔ رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے عرف بالیا ماما

بھیونڈی (شارف انصاری):- بھیونڈی میں چند ہفتوں قبل گجرات پولیس نے یہاں کے نظام پور پولیس کی حدود میں چھاپہ مار کر ایک ڈرگ مافیا کو گرفتار کیا تھا اور اس کے قبضے سے تقریباً 800 کروڑ روپئے کی میفیڈرین نامی منشیات برآمد کی تھی۔ اس کے بعد میں نے تھانہ کے پولس کمشنر، تھانہ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور بھیونڈی کے ڈپٹی پولیس کمشنر کو اپنا تحریری مکتوب دے کر بھیونڈی میں بڑھ رہے منشیات کے کاروبار پر قدغن لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ تاہم پولیس کی جانب سے اب تک اس پر کوئی بھی اطمینان بخش کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار بھیونڈی کے رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے عرف بالیا ماما نے یہاں کے داپوڑہ میں کرشنا ان ہوٹل کے پریس روم میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں بھیونڈی کو منشیات کا ہب بننے نہیں دوں گا۔ یہاں کے لوگوں نے مجھ پر اعتماد کر کے مجھے رکن پارلیمنٹ منتخب کیا ہے۔ میں ان کے اعتماد کو برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشیلی برج سے لگ کر ریتی مافیا سکشن پمپ کے ذریعے جو ریتی نکال رہے ہیں اس سے کشیلی برج کو زبردست خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ اس پر کارروائی کرنے کے لئے میں نے تھانہ کلکٹر، بھیونڈی کے صوبائی افسر اور بھیونڈی کے تحصیلدار کو تحریری مکتوبات پیش کر کے کیا۔ ان سے ذاتی ملاقات بھی کی ہے۔ تاہم اب تک اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ اس کے لئے میں نے انہیں ایک بڑی عوامی تحریک چلانے کا انتباہ بھی دیا ہے۔ بھیونڈی سے گزر کر گجرات جانے والی بلیٹ ٹرین کے ٹھیکے میں سابق مرکزی وزیر مملکت کپل پاٹل گروپ کے ذریعے ہزاروں کروڑ روپئے کی بدعنوانی کا الزام عائد کرتے ہوئے بالیا ماما نے کہا کہ ٹھیکیدار پرشرام پرشوتم پاٹل اور سدیش کپل پاٹل نے اس میں بھاری بدعنوانی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ٹھیکے کا ایگریمنٹ 2012 کا ہے۔ جبکہ جس اسٹیمپ پر ایگریمنٹ کیا گیا ہے وہ 2015 کا ہے۔ اس پر پرشوتم پاٹل کا فوٹو 2018 کا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کام کے لئے متعلقہ ڈپارٹمنٹ اور ریاستی نگر رچنا کا پرمیشن بھی نہیں ہے۔ اس کے لئے میں نے یہاں کے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم نریندر مودی کو بھی تحریری مکتوب ارسال کیا ہے۔ رکن پارلیمنٹ بالیا ماما نے کہا کہ وہ اس بدعنوانی کو روکنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

دینی تعلیمی بیداری مہم: ایک عزم ایک تحریک: مولانا ندیم صدیقی

دینی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا عملی اقدام

ایوت محل، 21 جنوری 2025: جمعیۃ علماء ایوت محل کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان دینی تعلیمی بیداری مہم کا انعقاد کیا گیا، جو دو اہم مراحل پر مشتمل تھا۔ اس بیداری مہم کا مقصد عوام میں دینی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور معاشرے میں اصلاح و ترقی کی بنیاد رکھنا تھا۔ پروگرام کا پہلا مرحلہ مومن پورہ سونیل مورے نگر میں منعقد ہوا، جہاں بعد نماز عصر فیض چیریٹیبل کلینک" کا افتتاح کیا گیا۔ کلینک کا افتتاح حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔ اس موقع پر مولانا مفتی روشن شاہ قاسمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء علاقہ ودربھ) کی زیر نگرانی تمام انتظامات خوش اسلوبی سے مکمل کیے گئے۔ کلینک کا مقصد غریب و نادار افراد کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنا اور خدمت خلق کے ذریعے دین کی عملی تصویر پیش کرنا ہے۔ افتتاحی تقریب میں معزز مہمانانِ خصوصی، جن میں قاضی غضنفر صاحب، مولانا ایوب صاحب، مولانا سید یونس بخاری صاحب، مولانا سید اظہر صاحب، مولانا ناظم صاحب، مفتی اعجاز صاحب، حافظ انیس صاحب، مفتی سہیل صاحب اور دیگر علمائے کرام شامل تھے، نے شرکت کی۔ اس موقع پر تمام علمائے کرام نے کلینک کے قیام کو ایک اہم قدم قرار دیا اور اسے دینی و سماجی خدمات کا بہترین نمونہ کہا۔ پروگرام کا دوسرا مرحلہ بعد نماز مغرب رائل پیلس میں منعقد ہوا، جہاں ایک عظیم الشان اجلاس عام کا انعقاد کیا گیا۔ اس اجلاس کی نظامت محمد نفیس ندوی صاحب نے اپنے منفرد انداز میں کی اور پورے پروگرام کو کامیابی سے آگے بڑھایا۔ اجلاس عام میں حضرت مولانا ندیم صدیقی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ دینی تعلیم کا فروغ ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین اسلام کی تعلیمات ہی وہ بنیاد ہیں جو ایک صالح معاشرے کی تشکیل کرتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ وہ صحیح معنوں میں دین کے خادم بن سکیں۔ مولانا مفتی روشن شاہ قاسمی نے بھی اپنے خطاب میں کہا کہ آج کے حالات میں دین کی بیداری ایک اہم چیلنج ہے، جس کے لیے ہم سب کو یکجہتی کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔

ایس ایس بی نے انسانی اسمگلنگ کی کوشش ناکام بنادی

سپول: سشستر سیما بل (ایس ایس بی) نے بہار کے سپول ضلع میں شیلیش پور سرحدی چوکی کے قریب ہندوستان-نیپال سرحد پر چیک پوسٹ ڈیوٹی کے دوران ایک نابالغ لڑکی کو انسانی اسمگلروں (بچوں کی شادی) سے آزاد کرایا ہے۔ فورس کی 45ویں بٹالین کے کمانڈنٹ گورو سنگھ نے منگل کو یہاں بتایا کہ سرحدی چوکی شیلیا پور کے علاقے میں ہندوستان-نیپال سرحد پر ڈیوٹی پر تعینات ایس ایس بی کے جوانوں نے ایک نوجوان اور ایک نابالغ لڑکی کو روک کر پوچھ گچھ کی۔ پوچھ گچھ کے دوران پتہ چلا کہ کرن کمار (عمر 18 سال، والد-سریش کمار، گاؤں وارڈ نمبر 7 شنکر پور، تھانہ-شنکر پور، پوسٹ-ٹینگرا، ضلع-مدھے پورہ) بہار کا رہنے والا ہے، وہ پونم (فرضی نابالغ کا نام) نیپال کے ساتھ شادی کرنے والا تھا۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ اس کے بعد انسانی اسمگلنگ مخالف یونٹ کی موجودگی میں ایس ایس بی کی طرف سے ضروری کارروائی کی گئی اور نابالغ لڑکی کو چائلڈ ہیلپ لائن سپول کے حوالے کیا گیا اور گرفتار شخص کو بھیم نگر پولیس اسٹیشن کے حوالے کر دیا گیا۔ اس دوران ایس ایس بی کے سب انسپکٹر پیارے رام اور دیگر سپاہی اور انسداد انسانی اسمگلنگ یونٹ کے سب انسپکٹر بھاونا اور دیگر موجود تھے۔

لکھنؤ وقف جے پی سی کی میٹنگ، ایم پی سمیت مسلم لیڈروں کی شرکت

لکھنؤ: وقف ایکٹ پر تشکیل دی گئی جے پی سی کی میٹنگ منگل کو اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں ہوئی۔ بی جے پی ایم پی اور جے پی سی کے سربراہ جگدمبیکا پال کی زیر صدارت میٹنگ میں تمام پارٹیوں کے ممبران پارلیمنٹ اور یوپی حکومت کے وزراء نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ کے بعد اتر پردیش حکومت میں وزیر دانش انصاری نے کہا کہ آج کی میٹنگ بہت مثبت رہی۔ یوپی حکومت وقف ترمیمی بل کی حمایت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر کوئی یہ محسوس کرتا ہے کہ غریب مسلمانوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جائے اور وقف اراضی کو ریگولیٹ کر کے مناسب استعمال میں لایا جائے۔ ادھر خالد رشید فرنگی محلی نے کہا کہ ہمیں جے پی سی اجلاس میں بلایا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری ترامیم اور ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ یوپی حکومت میں اقلیتی بہبود کے وزیر اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ آج کی میٹنگ میں اسٹیک ہولڈرز سے موصول اعتراضات کو دور کرنے کا کام کیا جائے گا۔

کرنجاڈے میں چوتھی بار آنکھوں کا کیمپ

پنویل کے قریب کرنجاڈے مقام پر انیل آئی ہسپتال اور آپٹیکل ایکسپریس کے زیر انتظام آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر عالم صاحب نے دو جگہوں پر لوگوں کے آنکھوں کی جانچ کی گئی اور کم داموں میں لوگوں نے چشمے خریدے کرنجاڈے میں چوتھی بار آنکھوں کا کیمپ رکھا گیا مگر لوگوں کی بھیڑ اس قدر تھی کہ وقت گزرنے کے باوجود منیجر روبینہ قریشی نے رات 8 بجے بجے تک لوگوں کے آنکھوں کی جانچ کی گئی تھی جس پر مقامی لوگوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ مزید آنکھوں کے کیمپ کا انعقاد کریں گے روبینہ قریشی نے کہا کہ ہم انیل آئی ہسپتال انتظامیہ سے اجازت لے کر ضرور آنکھوں کے کیمپ کا انعقاد کریں گے اس موقع پر وہاں رہائش پزیر لوگوں نے منیجر روبینہ قریشی ڈاکٹر عالم صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور ان کی خدمات کو سراہا گیا۔

پی ایس ایف ممبئی نے مالونی اور میرا روڈ پر کامیاب فیس تقسیم کے پروگرام منعقد کیے

پی ایس ایف (PSF) ممبئی نے حال ہی میں مالوانی اور میرا روڈ پر دوسرے سمسٹر کی اسکول فیس کی تقسیم کے اثر انگیز پروگرام منعقد کیے، جہاں مرکزی سماجی خدمت کی ٹیم نے طلبہ اور والدین کے ساتھ رابطے اور حمایت کو فروغ دینے کے لیے ملاقات کی۔ تعلیمی سال 2024-25 کے دوران کل 190 طلبہ کی اسپانسرشپ کی گئی، اور ہمارا مقصد 2025-26 میں اس تعداد کو 350 تک بڑھانا ہے۔ غیر رسمی گفتگو کے دوران، ٹیم نے طلبہ سے ان کے تعلیمی سفر میں درپیش چیلنجز سنے اور انہیں موبائل اسکرین کے وقت کو کم کرنے، منظم مطالعہ کے شیڈول بنانے اور تعلیمی اہداف پر مرکوز رہنے کے عملی مشورے دیے۔ ان ملاقاتوں نے طلبہ کے تعلیمی تجربے کو بہتر بنانے کے لیے قیمتی رہنمائی فراہم کی۔ پی ایس ایف (PSF) نے دونوں پروگراموں میں تعلیم اور ثابت قدمی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے حوصلہ افزا پیغامات شیئر کیے۔ میرا روڈ پر پروگرام میں ایک ترغیبی تذکیر اور PSF کے نئے پیرنٹ لاگ ان فیچر کی نمائش شامل تھی، جس سے معلومات تک رسائی اور رابطے کو بہتر بنایا گیا۔ چیک تقسیم کی تقریب کا بھی اہتمام کیا گیا، اور والدین اور بچوں کے دل کو چھونے والی گواہیوں نے PSF کی کوششوں کے مثبت اثرات کو ظاہر کیا۔ دونوں پروگراموں کی کامیابی کو یقینی بنانے والے وقف ٹیم کے اراکین کا خصوصی شکریہ ادا کیا گیا۔ طلبہ اور والدین کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے، ٹیم نے کفالت پروگرام سے متعلق کئی کامیاب کہانیاں سن کر خوشی محسوس کی، جو 2017 میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ کامیاب کہانیاں ان کئی طلبہ کی زندگیوں میں PSF کی مثبت تبدیلیوں کی گواہ ہیں۔ ہم اپنے تمام عطیہ دہندگان کا ان کی غیر متزلزل حمایت کے لیے دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور پی ایس ایف (PSF) کی مرکزی سماجی خدمت کی ٹیم کے ان تھک محنت کرنے والے اراکین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں، جو پردے کے پیچھے کام کر رہے ہیں، اور کمیونٹی کی مدد اور فلاح و بہبود کے اپنے مشن کو جاری رکھنے کے منتظر ہیں۔ پی ایس ایف (PSF) ممبئی کی مزید اپڈیٹس اور متاثر کن کہانیوں کے لیے ہمارے ساتھ رہیں!

بریلی: پیسوں کے لئے رشتہ دار کا اغوا، آٹھ گرفتار

بریلی: اتر پردیش کے ضلع بریلی کے بارادری علاقے میں پولیس نے ایک کاروباری کے اغوا کے الزام میں مغوی کے آٹھ رشتہ داروں کو گرفتار کیا ہے جبکہ دیگر تین کی تلاش جاری ہے۔ سینئر ایس پی بریلی انوراگ آریہ نے منگل کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ کروڑ پتی کاروباری ہریش کٹیار کا اغوا کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ ان کا اپنا رشتہ دار انوپ کٹیار نکلا، اغوا کی سازش اتنی چالاکی سے رچی گئی کہ ماسٹر مائنڈ نے خود اغوا کا ناٹک کر پورے کنبے کو گمراہ کر دیا لیکن پولیس کی مستعدی نے اس خوفناک پلان کو ناکام کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس نے ضلع باندہ باشندہ کاروباری ہریش کٹیار کو اغوا کنندگان سے بازیاب کیا ہے۔ پولیس نے اغوا میں شامل کاروباری کے رشتہ دار اور واردات کا ماسٹر مائنڈ انوپ کٹیار کو بھی گرفتار کیا ہے۔ انوپ اپنی بیوی کو فون کروا کر اپنے اغوا کی سازش رچی تھی اور پانچ لاکھ روپے کی پھروتی کا مطالبہ کیا تھا جبکہ انوپ کٹیار ہی اس پورے واقعہ کا ماسٹر مائنڈ تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں 8 ملزمین کو گرفتار کیا ہے جبکہ دیگر تین ابھی فرار ہیں۔

ترقی کے تمام تر اقدامات کا مرکز انسانیت ہو

اردو یونیورسٹی میں نظم و نسق عامہ کے کردار پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح

حیدرآباد: ترقی کے تمام تر اقدامات کا مرکز صرف انسانیت ہونا چاہئے اور قدیم ہندوستانی تہذیب میں انسانیت اور پائیدار ترقی کے آثار مشترکہ طور پر نظر آتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر بدیت چکر برتی نے کیا۔ وشوا بھارتی یونیورسٹی کے سابقہ وائس چانسلر اور نظم و نسق کے معروف اسکالر پروفیسر چکر برتی آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں "پائیدار ترقی کے اہداف اور نظم و نسق عامہ کے کردار" پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے مخاطب تھے۔ ان کے مطابق پائیدار ترقی کا تصور ہندوستانی تاریخ میں مغربی ممالک سے بہت پہلے ملتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حوالے سے باضابطہ طور پر تحقیق کی جائے۔ پروفیسر چکر برتی کے مطابق قدیم ہندوستانی صحیفوں، جیسے ویدوں، اُپنشدوں اور دیانند سرسوتی کی کتاب ستیارتھ پرکاش میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ ان کے مطابق عوامی فلاح، بھائی چارے اور یکجہتی کے بغیر پائیدار ترقی کا حصول بے معنی ہے۔ احمد یاسر، جی ایس ٹی ڈپٹی کمشنر، اتر پردیش، اس افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں عملی عناصر کی بڑی اہمیت ہے۔ ان کے مطابق کسی تصور کی نظریاتی تشکیل اور اس کے عملی نفاذ میں بہت فرق ہوتا ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف کو کامیاب بنانے کے لیے یہ لازمی ہے کہ تعلیمی اداروں، اسکالروں اور حکومت کی عاملانہ ایجنسیوں کے درمیان ہم آہنگی قائم کی جائے۔ اس کے لیے تعلیمی ماہرین اور عاملانہ افسران کو مشترکہ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر شگفتہ شاہین نے افتتاحی جلسے کی صدارت کی۔ اپنے صدارتی کلمات میں انہوں نے بتایا کہ پائیدار ترقی کے اہداف کی کامیابی اس حقیقت پر منحصر ہے کہ اس کے عملی پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے۔ ایسا ہی ایک اہم عملی نوعیت کا انتظامی پہلو ہے۔ اس لیے پائیدار ترقی کے اہداف کے انتظامی پہلوؤں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے شعبہ نظم و نسق عامہ کو بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کے ذریعے اس پہلو کو سامنے لانے پر مبارکباد دی۔ اسکول آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسز کی ڈین پروفیسر شاہدہ نے مختلف شراکت داروں کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی بہت ضروری قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پائیدار ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے تمام طبقات کی متحدہ حکمت عملی ضروری ہے۔ شعبۂ نظم و نسق عامہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس سید حامد لائبریری آڈیٹوریم منعقد ہوا۔ قبل پروگرام کے آغاز میں صدر اور کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید نجی اللہ نے خیر مقدمی کلمات کہے اور کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ ان کے مطابق پائیدار ترقی ایک سنجیدہ موضوع ہے اور یہ ایک عالمی نوعیت کی اہمیت رکھتا ہے۔ جس میں تعلیمی ماہرین اور اسکالرس کا اہم کردار ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد اقوام متحدہ کے تجویز کردہ پائیدار ترقی کے اہداف کی تکمیل کے لیے تیاری کرنا اور ان اہداف کی کامیابی میں اپنا تعاون کریں۔ شعبہ نظم و نسق عامہ کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر جنید خان نے شکریہ ادا کیا۔ شعبہ نظم و نسق عامہ کے اسسٹنٹ پروفیسر اور معاون کنوینر، ڈاکٹر احمد رضا نے اجلاس کی نظامت کے فرائض انجام دئے۔

غزہ میں جنگ بندی پر

مرکز تحفظ اسلام ہند نے عالم اسلام کو مبارکباد پیش کی!

غزہ میں جنگ بندی، اسرائیل کی شکست اور فلسطین کی عظیم فتح ہے: مفتی افتخار احمد قاسمی

بنگلور: غزہ میں گزشتہ پندرہ مہینوں سے جاری ظلم و بربریت اور اسرائیلی جارحیت نے بالآخر اپنی ہار مان لی اور جنگ بندی کے معاہدے کیلئے تیار ہوگئی، اور غزہ جنگ بندی معاہدے کا اعلان اور جنگ بندی کا نفاذ بھی شروع ہو چکا ہے۔ جنگ بندی کی خبر سے پورا عالم اسلام بالخصوص اہل فلسطین میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی ہے، اس موقع پر مرکز تحفظ اسلام ہند کے سرپرست حضرت مولانا مفتی افتخار احمد قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء کرناٹک) نے اپنا ایک بیان جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں بسنے والے ہر ایک انصاف پسند انسان کو یہ خبر سن کر بے حد خوشی و مسرت اور راحت ہوئی ہے کہ غزہ میں جنگ بندی کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اہل غزہ سخت محاصرے میں محدود وسائل کے ساتھ اسرائیل سے لڑ رہے تھے جبکہ صیہونی حکومت کو امریکہ اور برطانیہ سمیت مغربی ممالک کی حمایت حاصل تھی لیکن اس کے باوجود فلسطینی مجاہدین کامیاب رہے۔ مولانا نے فرمایا کہ گزشتہ 15/ مہینوں کے اس ظلم و بربریت کے بعد اللہ تعالیٰ نے فلسطین غزہ اور حماس کے لوگوں کی ثابت قدمی اور ان کے اللہ کی قدرت پر یقین نے ظالموں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا، اور وہ ظالم جو اپنی طاقت اور اپنے وسائل و اسباب کی وجہ سے کسی کو کچھ نہیں سمجھتا تھا آج وہ میدان چھوڑ کر شکست کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے۔ مولانا نے فرمایا کہ گزشتہ 15/ مہینے کی مثالی استقامت نے فلسطین کے دلیر عوام کو کامیابی سے ہمکنار کیا جو کہ لائق تحسین ہے، یہ کامیابی اہل فلسطین کی استقامت، فلسطینی بچوں، مردوں، عورتوں اور بڑے بوڑھوں اور انکے رہنماؤں کی شہادت کا خون رنگ لایا اور دشمنوں کے ناپاک عزائم اور سازشوں کو ناکام بنادیا اور یہی خون قطعی کامیابی اور آزادی کے حصول تک امت اسلامیہ کے لیے مشعل راہ بنا رہے گا۔ مفتی صاحب نے اس کامیابی کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ غاصبوں اور ان کی سازشوں کے مقابلے کا واحد راستہ استقامت ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلسطینی عوام اور غزہ کے مجاہدین کو ایک عظیم اور تاریخی فتح عطا فرمائی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔

آئیٹا بھیونڈی کا چوتھا بین المدارس چلڈرنس فیسٹیول کامیابی سے ہم کنار

آئیٹا بھیونڈی کا چوتھا بین المدارس چلڈرنس فیسٹیول، جلسہ تقسیم انعامات بروز اتوار، 19 جنوری 2025 کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ تقسیم انعامات آر کے عبداللہ ہال، صلاح الدین ایوبی میموریل اردو ہائی اسکولس و جونیر کالجس، غیبی نگر، بھیونڈی منعقد کیا گیا۔ تمام مقابلوں کے فاتحین اور انچارج اساتذہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ شہر اور اطراف کے 94 اسکولوں سے 506 طلبہ اور 354 انچارج اساتذہ نے ان سرگرمیوں میں شرکت کی۔ 11 مقابلوں کے 15 گروپس سے 77 طلبہ و اساتذہ کو اول، دوم، سوم اور حوصلہ افزائی کے انعامات دیے گئے۔ تقریب کی صدارت سابق پرنسپل مومن بلال احمد علی احمد (نیشنل ایوارڈی) نے کی۔ اپنے خطبہ صدارت میں انہوں نے اردو میڈیم اسکولوں کے ڈویژن کی کمی پر افسوس کا اظہار کیا اور اردو زبان کی ترقی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو میڈیم طلبہ کے لیے ترقی کے بے شمار مواقع فراہم کر سکتا ہے، بشرطیکہ ان کے لیے ہم نصابی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے۔ ہم نصابی سرگرمیاں طلبہ کی شخصیت سازی کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ یہ سرگرمیاں طلبہ میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہیں، ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہیں اور ان کے تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کا راستہ ہموار کرتی ہیں۔ مہمان خصوصی کے طور پر شریک پرنسپل ضیا الرحمن انصاری نے ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہم نصابی سرگرمیاں نہ صرف طلبہ کی ذہنی اور جسمانی نشوونما میں معاون ہیں بلکہ ان سے اساتذہ اور والدین کے پوشیدہ ٹیلنٹ کا بھی انکشاف ہوتا ہے۔ یہ سرگرمیاں طلبہ کو مشکل حالات میں بہتر فیصلے کرنے، ٹیم ورک اور قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد دیتی ہیں۔ اردو میڈیم کے طلبہ اگر ان سرگرمیوں میں مسلسل حصہ لیں، تو وہ ہر میدان میں آگے بڑھ سکتے ہیں اور دیگر میڈیم کے طلبہ کے برابر اپنی پہچان بنا سکتے ہیں۔ مہمان خصوصی کے طور پر شریک جلیس احمد اعظمی (سکریٹری دی پیوپلس ویلفیئر ایسوسی ایشن) نے آئیٹا کی سرگرمیوں کو سراہا، منتظمین کی حوصلہ افزائی کی اور فاتحین اور حاضر طلبہ و اساتذہ کو مبارکباد پیش کی۔ مومن فیاض احمد غلام مصطفیٰ (کنوینر چلڈرنس فیسٹیول) نے فیسٹیول کی رپورٹ پیش کی۔ مومن فہیم احمد (صدر آئیٹا) نے مہمانان کا خیر مقدم کیا اور استقبالیہ کلمات ادا کیے۔ مہمانان اعزازی کے طور پر انجینئر روش دھرو، سلیم رحمت اللہ انصاری، عطاالرحمن انصاری، ڈاکٹر فیض الدین انصاری، مرزا ذاکر بیگ موتی والے، پرنسپل عرفان انصاری، ابو ذر خان، حسنین فاروقی، ڈاکٹر نثار مقری، دیان ولی جان شیخ، عبدالعزیز انصاری، وحیدہ مومن، ڈاکٹر عطیہ خان، عبدالملک مومن، ندیم اعظمی، سبحان سکندر انصاری، الیاس داؤد خان (صدر آئیٹا ممبئی ڈویژن) اور ہیڈ مسٹریس شبنم عبدالحمید خان شریک رہے۔ اپنی بے لوث خدمات انجام دینے والے آئیٹا کے سینئر اراکین عبدالمجید عبدالعزیز انصاری اور سیماب انور مومن کی پذیرائی کی گئی۔ پروگرام کے بہترین انتظامات اور آئیٹا بھیونڈی کے ممبران کی انتھک کوششوں سے یہ فیسٹیول انتہائی کامیابی سے ہمکنار رہا۔ شکریہ کا فریضہ مومن عارف سر نے انجام دیا۔

چھتیس گڑھ گینگ ریپ قتل کیس: ملوث پانچ قصورواروں کو سزائے موت، ایک کو ملی عمر قید

کوربا: چھتیس گڑھ ضلع کوربا میں عدالت نے پسماندہ قبائلی برادری "کوروا" سے تعلق رکھنے والی ایک نابالغ لڑکی کی اجتماعی عصمت دری اور اس کے خاندان کے تین افراد کے قتل کے معاملے میں اہم فیصلہ سنایا ہے۔ اس کیس کو نایاب ترین قرار دیتے ہوئے عدالت نے پوسکو ایکٹ کے تحت پانچ ملزمان کو سزائے موت سنائی ہے۔ اس معاملے میں ایک اور قصور کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ اس کیس کی سماعت جنوری 2021 سے جاری تھی۔ جج ممتا بھوجوانی کی فاسٹ ٹریک عدالت نے پیر کی شام یہ تاریخی فیصلہ سنایا ہے۔ سزا سناتے ہوئے جج ممتا بھوجوانی نے کہا کہ یہ ایک غیر انسانی اور انتہائی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا جرم ہے جو کہ وحشیانہ اور بزدلانہ ہے۔ معصوم اور کمزور افراد کو اپنی ہوس کی تکمیل کے لیے قتل کیا گیا۔ 16 سالہ نابالغ لڑکی کے ساتھ اجتماعی جنسی زیادتی سمیت اس قبائلی خاندان کے تین افراد کے قتل سے معاشرے کا اجتماعی ضمیر لرز اٹھا ہے۔ اس لیے اس عدالت کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں بچا ہے کہ وہ عمر قید کے عمومی اصول کے بجائے سزائے موت کا انتخاب کرے۔ ایڈیشنل گورنمنٹ ایڈوکیٹ سنیل سنگھ نے بتایا کہ وہ لیمروبلاک کا یہ قبائلی خاندان ستر ینگا علاقے کے رہائشی سنترام منجھوار کے گھر مویشی چرانے کا کام کرتا تھا۔

بقیہ: یہ کہاں کا یوسی سی ہے؟

رسومات کے مطابق شادی، طلاق اور جائیداد کی تقسیم سے روکا جا رہا ہے۔ ہندو میرج ایکٹ پر یوسی سی لاگو نہیں کیا جا رہا ہے۔ اسدالدین اویسی نے یوسی سی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنا مذہب ہندو مذہب سے کسی دوسرے مذہب میں بدلتا ہے تو اجازت لینی پڑتی ہے، تو ایسے میں یہ یونیفارم سول کوڈ کیسے ہے؟ اس کے علاوہ اویسی نے کہا کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تنظیم ہے جس کا نام آل انڈیا پرسنل لا بورڈ ہے۔ انہوں نے وقف ترمیمی بل کو بھی مسترد کر دیا ہے۔ اسدالدین اویسی کے مطابق ہر کوئی کہہ رہا ہے کہ 2013 کا پرنسپل ایکٹ درست ہے۔

بقیہ: ایران میں گلوکارا......

ورسول پر ایران کی درخواست پر ترک پولیس نے گرفتار کر کے دسمبر 2023 میں ایران کے حوالے کیا تھا۔ اس سے قبل جسم فروشی کو فروغ دینے، اسلامی جمہوریہ کے خلاف پروپیگنڈا پھیلانے اور فحش مواد شائع کرنے کے الزام میں بھی گلوکار کو 10 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔

بقیہ: ٹی وی پر مجھے......

والی مرکزی حکومت اور پولیس سے کچھ بنیادی سوالات پوچھے جانے چاہئیں۔ سرجے والا نے کہا، کیا جان بوجھ کر مذہب کی بنیاد پر نفرت پھیلانا آئی پی سی (انڈین پینل کوڈ) کی دفعہ 153 اے، 295 اے، 505 یا بی این ایس (انڈین جوڈیشل کوڈ) کی دفعہ 196، 299، 353 کے تحت قابل سزا ہے؟" کیا جرم نہیں ہے؟ کیا مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور دہلی پولیس کمشنر اس کا نوٹس لیں گے اور فوری طور پر ایف آئی آر درج کریں گے اور ٹیلی ویژن چینل، اینکر اور دیگر کے خلاف کارروائی کریں گے؟" کانگریس لیڈر نے اپنی پوسٹ میں یہ بھی پوچھا کہ کیا نیوز براڈکاسٹرس ایسوسی ایشن (این بی اے)، نیوز براڈکاسٹنگ اسٹینڈرڈ اتھارٹی (این بی ایس اے)، براڈکاسٹ ایڈیٹرز ایسوسی ایشن (بی اے اے) کو اس کا نوٹس نہیں لینا چاہئے اور ایسے چینلز اور اینکرز کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے، جن کا ذکر سنہا کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ ٹی وی چینل کے لائسنس معاہدے کی براہ راست خلاف ورزی نہیں ہے کہ وہ جان بوجھ کر نفرت انگیز مباحثے کا انعقاد کریں اور مذہب کی بنیاد پر گالی گلوچ کریں اور وزارت اطلاعات کو نوٹس جاری کر کے نفرت پھیلانے والے چینل کا لائسنس منسوخ نہیں کر دینا چاہیے؟" سرجے والا نے سوال کیا، "کیا حکومت ہند نوٹس جاری کرے گی اور چینل سے جواب طلب کرے گی، جب کہ اس کے لیڈر خود اس کی تصدیق کر رہے ہیں؟ کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ اگر 24 گھنٹے کے اندر مذکورہ کارروائی نہیں کی گئی تو کیا یہ ثابت نہیں ہوگا کہ نفرت پھیلانے، مذہب کی بنیاد پر تقسیم پیدا کرنے، جان بوجھ کر سماج کو تقسیم کرنے کا یہ ایجنڈا مشترکہ طور پر ٹی وی چینل چلا رہا ہے۔ سرجے والا نے کہا، "کیا یہ سب سماج کو ہندو مسلم میں تقسیم کر کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے؟ اب راکیش سنہا کو بھی ماضی میں کی گئی اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کو قبول کرنا چاہیے۔

بقیہ: مہایوتی اتحادیوں میں

لیے روانہ ہو گئے جس سے یہ قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں کہ وہ پھر سے رنجیدہ ہو رہے ہیں۔ شیوسینا لیڈر راہول شیوالے نے پیر کو ایک پریس کانفرنس میں اعتراف کیا کہ شندے اور دیگر شیوسینک سرپرست وزیر کی تقرریوں سے ناخوش تھے۔ انہوں نے کہا جب شندے وزیر اعلیٰ تھے ※ وہ مہایوتی کے تمام حلقوں کو ساتھ لے کر چلتے تھے ہمیں امید ہے کہ فڈنویس بھی یہی پالیسی اپنائیں گے۔ مہایوتی کے اندرونی ذرائع کے مطابق ※ سینا کی ناخوشی کا عوامی اظہار پچھلے دو مہینوں میں ہونے والے واقعات سے بڑھتے ہوئے عدم اطمینان سے ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد فڈنویس نے شندے انتظامیہ کے بعض فیصلوں پر روک لگا دی تھی۔ دسمبر میں انہوں نے اس وقت کے وزیر تعلیم دیپک کیسرکر کے سرکاری اسکولوں میں طلباء کو یونیفارم فراہم کرنے کے لیے ریاست کی طرف سے مقرر کردہ ایجنسی کو حاصل کرنے کے فیصلے کو بدل دیا، اور اسکول منیجمنٹ کمیٹیوں کو یونیفارم کی خریداری کے اختیارات کو بحال کر دیا۔ دسمبر کے آخری ہفتے میں فڈنویس نے مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے لیے تین نجی ایجنسیوں سے 1,310 بسیں لیز پر دینے کے شندے کے فیصلے پر روک لگا دی۔ انہوں نے محکمہ صحت عامہ کو 900 سے زیادہ ایمبولینسوں کی خریداری کے لیے اپنی تجویز میں تبدیلی کرنے کی بھی ہدایت دی، جسے شیوسینا کے اس وقت کے وزیر صحت تاناجی ساونت نے لیا تھا۔